Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

173

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۸ | ۱۵ ہجرت ۱۳۳۳ھش ۔ ۱۵ مئی ۱۹۵۴ء | نمبر ۵۲

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۱ مئی۔ کل حضور کو نقرس کی وجہ سے زیادہ تکلیف رہی۔ پاؤں کے انگوٹھے کا جوڑ متورم ہو گیا ہے۔

۱۲ مئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو نقرس کی تکلیف بدستور جاری ہے۔

۱۳ مئی۔ کل حضور کو نقرس کی وجہ سے تکلیف زیادہ رہی۔ آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

---

**اخبارِ احمدیہ**:۔ لندن ۱۲ مئی۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد فضل لندن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ جناب مولوی نور الحق صاحب انور آج کوئین ایلزبتھ" جہاز کے ذریعہ نیو یارک روانہ ہو گئے۔ نیز مکرم نذیر احمد صاحب رائے ونڈی سیرالیون سے پاکستان جاتے ہوئے آج لندن پہنچے۔ احباب ہر دو مبلغین کے بخیر و عافیت اپنی اپنی منزل مقصود پر پہنچ جانے کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو بھی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ جناب مولوی محمد سعید صاحب انصاری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بخیریت مع اہل و عیال بورنیو پہنچ گئے۔

# گورنر جنرل پاکستان نے میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کے خلاف پروڈا کے تحت تحقیقات کرنے کا حکم دیدیا

## "مسٹر دولتانہ پروڈا کے سیکشن نمبر ۳ کے تحت بادی النظر میں مجرم ہیں"

کراچی ۱۴ مئی۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے فیڈرل کورٹ آف پاکستان سے کہا ہے۔ کہ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کے خلاف فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کی بنا پر نظم و نسق میں بدعنوانیوں۔ سرکاری روپیہ کے ناجائز استعمال اور بد انتظامیوں کے دوسرے الزامات کی تحقیقات کی جائے۔ گورنر جنرل نے کہا ہے۔ کہ تحقیقاتی عدالت میں مسٹر دولتانہ کے خلاف جو شہادتیں پیش کی گئیں۔ ان کی بنا پر وہ پروڈا کے سیکشن ۳ کے تحت بادی النظر میں مجرم ہیں۔

## سویز کے دفاع کی تسلی ہوئے بغیر مصر اور برطانیہ میں سمجھوتہ نہیں ہو سکتا

مصر ۱۴ مئی۔ مصر کے اخبار الجمہوریہ میں مسٹر ایڈن کا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جس میں برطانوی وزیر خارجہ نے کہا ہے۔ کہ برطانیہ اور مصر کے درمیان نہر سویز کے بارہ میں اس وقت تک سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس علاقہ کے دفاع کا تسلی بخش طریقہ سے یقین نہیں ہو جاتا۔ انہوں نے کہا۔ کہ مصر کے بارہ میں برطانیہ کا رویہ تبدیل نہیں ہوا ہے اور وہ دوبارہ بات چیت کرنے میں کوئی پہل نہیں کرے گا۔

**کراچی** ۱۴ مئی۔ پنجاب کے گورنر میاں امین الدین بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے کراچی پہنچ گئے۔

## مسلمانوں کی متروکہ جائیدادوں پر قبضہ کرنے کے لئے ہندوستانی پارلیمنٹ میں بل پیش کر دیا گیا

نئی دہلی ۱۴ مئی۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کیا گیا۔ جس کی رو سے حکومت ہندوستان کو اختیار حاصل ہو گا۔ کہ وہ غیر مسلم تارکانِ وطن کو معاوضہ دینے کے لئے مسلمانوں کی متروکہ جائیداد پر اپنا قبضہ حاصل کرے۔ معاوضہ کی ادائیگی کے لئے متروکہ جائیداد اور دوسری املاک کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائیگا۔ مسٹر اجیت پرشاد جین نے ایوان کو بتایا۔ کہ حکومت معاوضہ کے طور پر ایک ارب پچاسی کروڑ روپے کی رقم ادا کرے گی۔ اس میں سے ایک ارب متروکہ جائیداد سے حاصل ہو گا۔ باقی رقم ان مکانوں اور عمارتوں کی صورت میں ادا کی جائیگی۔ جو حکومت تعمیر کرے گی۔ پاکستان میں چھوڑی ہوئی ہندوؤں اور مسلمانوں کی جائیدادوں اور ہندوستان میں چھوڑی ہوئی مسلمانوں کی جائیدادوں کی قیمتوں میں جو فرق ہے۔ وہ حکومت پاکستان سے وصول ہونے پر ادا کیا جائے گا۔

## کپڑوں کی قیمتوں میں پونے چار فی صدی کی کمی کر دی گئی

کراچی ۱۴ مئی۔ ملکی کارخانوں میں کپڑے کی قیمتوں میں مزید پونے چار فی صدی کی کمی کر دی گئی ہے۔ اس کے بالمقابل سوتی کپڑے کی صنعت نے سوت کی موجودہ قیمت ایک روپیہ چودہ آنے فی پونڈ سے بڑھا کر دو روپے فی پونڈ کر دی ہے۔

## جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم میں شرکت سے برما ہندوستان اور انڈونیشیا کا انکار

واشنگٹن ۱۴ مئی۔ واشنگٹن سے آمدہ خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ہندوستان، برما اور انڈونیشیا نے امریکہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ جنوب مشرقی ایشیا کی مجوزہ دفاعی تنظیم میں شرکت کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ان تین ملکوں کے سفیروں نے اس سلسلہ میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس سے بھی ملاقات کی۔

## سنگاپور میں ہتھیاروں کا ایک خفیہ ذخیرہ برآمد کر لیا گیا

سنگاپور ۱۴ مئی۔ آج سنگاپور میں ہتھیاروں کا ایک خفیہ ذخیرہ برآمد کیا گیا۔ پولیس نے ایک جگہ سے چھ سو دستی بم برآمد کئے ہیں۔ اس جگہ کو اور گہرا کھودا جا رہا ہے۔ تا اگر اور ہتھیار بھی چھپے ہوئے ہوں۔ تو ان کا پتہ لگایا جا سکے۔ رات پولیس نے ایک موٹر سے دو سو دستی بم برآمد کئے۔ کل جو مظاہرے کئے گئے تھے۔ ان کے سلسلہ میں آج بھی دو ہزار طلباء اور طالبات ایک سکول کے احاطہ میں جمع ہو گئے۔

**واشنگٹن** ۱۴ مئی۔ امریکہ کے شمال میں جو جھیلیں امریکہ اور کینیڈا کو ایک دوسرے سے جدا کرتی ہیں۔ انہیں عنقریب ایک نہر کے ذریعہ بحر اوقیانوس سے ملا دیا جائے گا۔*

## فرانسیسی زخمی سپاہیوں کا انخلاء شروع ہو گیا

ہنوئی ۱۴ مئی۔ آج ڈین بن فو سے فرانسیسی زخمی سپاہیوں کا انخلاء شروع ہو گیا۔ زخمی سپاہی ہیلی کوپٹر کے ذریعہ لوانگ پرابانگ لائے جا رہے ہیں۔ جہاں سے ڈکوٹا جہازوں سے انہیں ہنوئی بھیج دیا جائے گا۔ فرانسیسی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ کل ساڑھے چار سو زخمی سپاہی کو واپس کیا جائے گا۔ جن میں سے ڈھائی سو کی حالت نازک ہے۔

## ایک اور فرانسیسی چوکی پر ویٹ منہ کا قبضہ

ہنوئی ۱۴ مئی۔ آج ہنوئی سے تیس میل جنوب میں ویٹ منہ فوجوں نے ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا۔ ڈین بن فو کی لڑائی کے بعد اس چوکی پر سب سے زیادہ سخت لڑائی ہوئی۔ فرانسیسی فوجیں اس سے یہ مطلب نکال رہی ہیں۔ کہ ویٹ منہ فوجیں اب بہت زبردست حملہ کرنے والی ہیں۔

## برطانوی اور چینی وزراء خارجہ کی ملاقات

جنیوا ۱۴ مئی۔ آج جنیوا میں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے چین کے وزیر خارجہ مسٹر چو این لائی سے ملاقات کی۔ مسٹر ایڈن روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف سے بھی ملنے والے تھے۔

---

*۔ یہ نہر اتنی گہری ہو گی۔ کہ اس میں جہاز رانی آسانی سے ہو سکے گی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

# کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

## رمضان سے پہلے روزہ

عن ابی ھریرۃؓ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لایتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صومہ فلیصم ذالک الیوم ٭ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے ایک یا دو دن کا روزہ نہ رکھے۔ سوائے ایسے شخص کے جو پہلے ہی روزے رکھ رہا تھا۔ تو وہ اس دن بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔

## درویشانِ قادیان کے نام

چند درویشوں کی آمد پر:

بہت بڑا ہے تمہارا مقام درویشو
کرو قبول ہمارا سلام درویشو

نہ پی سکے جسے دنیا کے زور و زر والے
پیا ہے فقر کا تم نے وہ جام درویشو

رہے گا زینتِ تاریخِ احمدیت جو
خدا نے تم سے لیا ہے وہ کام درویشو

ریاضِ قدس کے اشجار کی عنادل ہو
زہے نصیب زہے صبح و شام درویشو

ہے بادشاہی سے افضل تمہاری درویشی
رہے گا زندہ ہمیشہ یہ نام درویشو

نہیں ہے آج اگرچہ تمہاری کچھ وقعت
بنو گے تم ہی جہاں کے امام درویشو

خدا کے واسطے کرنا دعا ظفرؔ کے لئے
نظر سے گزرے جو اس کا کلام درویشو

ظفر محمد پروفیسر جامعہ احمدیہ

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### سفیدی میں نیت روزہ

"ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ اور میرا یہ یقین تھا۔ کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے۔ اور میں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا۔ کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہوگئی تھی۔ اب میں کیا کروں۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہوگیا۔ دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی۔ اور نیت میں فرق نہیں"

(بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء صـ۸)

## جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ایک ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ وہ ادارہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ اس ادارہ کے ذریعہ علمائے دین اور مبلغین اسلام پیدا کئے جاتے ہیں۔ جو اکناف عالم میں اعلائے کلمۃ اللہ کی عظیم الشان اور ممتاز خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

آج کل جامعہ احمدیہ میں میٹرک پاس طالب علم داخل کئے جاتے ہیں۔ جنہیں چار سال میں مولوی فاضل کا امتحان جو عربی علوم کا آخری امتحان ہے۔ پاس کرایا جاتا ہے۔ اب چونکہ میٹرک کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ اس لئے خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے نوجوانوں کو میں پُر زور تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوکر دینی علوم حاصل کریں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی تکمیل میں حصہ پائیں۔

امسال انجمن میں یہ معاملہ بھی پیش ہے۔ کہ جامعہ احمدیہ میں مڈل پاس طلباء بھی داخل کئے جائیں۔ جو چھ سال میں مولوی فاضل کے امتحان کے ساتھ الیف۔ اے کا امتحان بھی پاس کرکے جامعہ سے فارغ ہوں گے۔ لہٰذا مڈل پاس نوجوان بھی درخواستیں بھیج دیں۔ تا داخلہ کی سکیم منظور ہونے پر انہیں بلوالیا جائے۔ میٹریکولیٹ طالب علموں کو بھی اپنی درخواستیں جلد بھیجنی چاہئیں۔ مستحقین طلباء کو وظائف بھی دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ

## "ہمارا خدا"

### حضرت مرزا بشیر احمدؐ صاحب کی لطیف تصنیف

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کی یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ آج کل اشتراکیت اور کمیونزم کی عام رو کے ماتحت لوگ خدا تعالیٰ سے بیگانہ ہو رہے ہیں۔ اور دہریت اور مادیت کے اثر کے ماتحت خداشناسی اور روحانیت کا ولولہ کم ہے۔ کتاب "ہمارا خدا" میں اوہام پرستوں کے تمام اعتراضات کو دور کیا گیا ہے۔ اور انسان کو اپنے خالق و مالک کے وجود پر یقین کامل اور اس کے ساتھ مضبوط تعلق پیدا کرنے کے فوائد سے آگاہ کیا گیا ہے۔ غرض یہ کتاب انسانی زندگی کے لئے ایک مشعل راہ ہے۔

۲۸۰ صفحات کی کتاب قیمت صرف ۸/ عـہ۔ صرف تھوڑی سی تعداد باقی ہے۔

(انچارج صیغہ بک ڈپو تالیف و تصنیف ربوہ)

## درخواست ہائے دعاء

(۱) خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب سے اعلیٰ کامیابی کی دعا کی درخواست ہے۔ (۲) میرے بھائی جان شیخ محمد حنیف صاحب اوورسیر ہیڈ ورکس بہاولپور اسٹیٹ کا پتھری کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت ان کی مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ شیخ محی الاسلام نسیم ٹائپ ہال چنیوٹ۔ (۳) میری اہلیہ ایک سال سے بیمار ہے۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے۔ غلام احمد سوداگر چرم وزیر آباد۔ (۴) بندہ خرابی صحت کی وجہ سے اور مالی مشکلات کے باعث سخت تکلیف میں ہے۔ احباب میرے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عطاء الٰہی احمدی۔ (۵) میری خالہ صاحبہ امۃ الحی صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ مولا کریم ان دونوں کو صحت کامل عطا فرمائے۔ مرسلہ خاکسارہ بشریٰ خانم مہاجر موگہ حال اوکاڑہ۔ (۶) ہماری والدہ کو بواسیر اور جگر کی خرابی کا دیرینہ مرض ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار صفیہ پروین و نعیم فردوس اوکاڑہ۔ (۷) میرا لڑکا عزیز عبد المالک دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبداللہ پنشنر صوبیدار کوئٹہ۔ (۸) میرے والد میاں فضل کریم صاحب ساکن مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ حال موچی گیٹ لاہور پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الرحمٰن شمیم

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۵ ہجرت ۱۳۳۲ھش

# تنگ نظری

الفضل کی اشاعت ۸ مئی ۱۹۵۳ء کے ان کالموں میں ہم نے مودودی صاحب کے تیسرے بیان سے منسلکہ ضمیمہ ۲ کی حدیث ۲ درج کر کے اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کی تھی کہ احادیث کی ان پیشگوئیوں کو اگر تمثیلی رنگ میں لیا جائے تو مسیح علیہ السلام کی آمد کو مثیل مسیح کی آمد تسلیم کر لینے سے وہ تمام الجھنیں اور اختلافات دور ہو جاتے ہیں۔ جو ان احادیث میں بظاہر نظر آتے ہیں خاصکر سب سے بڑا ظاہرا اختلاف یعنے امام الصلوٰۃ کون ہوگا۔ مسیح علیہ السلام یا الامام المہدی اس حدیث کو صحیح تسلیم کرنے سے بالکل مٹ جاتا ہے۔ اور اس طرح سیدنا حضرت محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر بھی ضرب نہیں پڑتی۔ اور نہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت سلب یا ملتوی کرنی پڑتی ہے۔ اور مختلف احادیث میں جو مسیح ابن مریم علیہ السلام اور الامام المہدی کی صفات میں اشتراک پایا جاتا وہ بھی سمجھ میں آجاتا ہے۔ اور اس طرح تمام قصہ ایک عظیم الشان پیشگوئی بن جاتا ہے۔

آج ہم مندرجہ بالا حدیث کی صداقت اس مضمون کے پہلے حصہ کو لے کر واضح کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس پیشگوئی کا یہ حصہ آج کس طرح پورا ہوتا ہے۔ اس مطلب کے لئے یہاں ہم اس حدیث کو پھر مودودی صاحب کے ہی ضمیمہ سے نقل کرتے ہیں:۔

> ۲۰۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حالات بگڑتے جائیں گے۔ اور دنیا پیچھے پلٹتی جائے گی۔ اور لوگوں میں **تنگ نظری بڑھتی چلی جائیگی**۔ اور قیامت قائم نہ ہوگی۔ مگر بدترین لوگوں پر نیز فرمایا کہ **عیسےٰ ابن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں**۔

ذرا اس حدیث کے ان الفاظ پر غور فرمایئے جو پہلے حصہ میں دیئے گئے ہیں۔ کیا یہ لفظ بلفظ پورے نہیں ہو رہے۔

(۱) کیا حالات بگڑتے نہیں چلے گئے؟ گزشتہ چند صدیوں پر نگاہ دوڑایئے۔

(۲) کیا دنیا پیچھے نہیں پلٹتی جا رہی یعنی اسی بربریت کی طرف جس سے اسلام نے اسے نکالا تھا؟

(۳) کیا لوگوں کی تنگ نظری بڑھتی چلی جا رہی؟ افراد افراد سے لڑتے اور اقوام اقوام سے ذرا ذرا سی بات پر جھگڑے نہیں کر رہیں۔ کیا دنیوی معاملات میں اور کیا دینی معاملات میں؟

ہم یہاں صرف تیسری بات کو ہی لیتے ہیں۔ اور وہ بھی صرف دینی معاملات پر ہی غور کرتے ہیں۔ باقی مذاہب کو چھوڑ دیجئے اسلام ہی کو لے لیجئے۔ اور فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا وہ حصہ پڑھ ڈالئے۔ جو انہوں نے ارتداد وغیرہ مسائل کے متعلق اپنی رپورٹ کے چوتھے حصہ میں لکھا ہے۔ ذیل میں ہم اس کے آخری حصہ سے ایک اقتباس جو اگرچہ طویل ہے لیکن نہایت سبق آموز ہے نقل کرتے ہیں:۔

> "ارتداد کے لئے سزائے موت مقرر کرنے کے مضمرات بہت دور رس نوعیت کے ہیں۔ اور اسلام پر ایسا دھبہ لگاتے ہیں کہ جس سے ظاہر ہو کہ یہ جنونیوں کا مذہب ہے جس میں آزادانہ فکر و نظر لائق تعزیر ہے۔ قرآن بار بار فکر و تدبر پر زور دیتا۔ رواداری کا سبق سکھاتا۔ اور دین میں جبر و اکراہ کی ممانعت کرتا ہے۔ لیکن مسئلہ ارتداد کا بیان جس انداز سے اس رسالہ میں ہوا ہے وہ آزادانہ فکر و نظر کی جڑوں پر کلہاڑا چلانے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ جو کوئی مسلمانوں کی اولاد ہو کے یا مسلمان بن جانے کے بعد یہ خیال کرنے کی کوشش کرے کہ وہ اپنے طور پر سوچ کر کوئی اور مذہبی نظریہ اختیار کر سکتا ہے۔ اس کے لئے سزا موت ہے۔ اس مفہوم میں تو اسلام کامل ذہنی فالج کا مجسمہ بن جاتا ہے۔ رسالہ میں کہا گیا ہے کہ بلاد عرب کے وسیع و عریض خطوں پر بارہا انسانی خون کے چھینٹے گرے۔ یہ بات اگر حقیقت ہے۔ تو اس سے صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ اسلام جب اپنی شان و شوکت کے اوج پر تھا۔ اور بلاد عرب پر اس کا اصل تسلط قائم تھا۔ ان ایام میں بھی اس ملک میں ایسے لوگوں کی کثیر تعداد تھی۔ جو اس نظام کے اندر رہنے پر موت کو ترجیح دیتے تھے۔"

کیا اس میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان سے ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی جہاں تک اسلام کے ماننے والوں کا تعلق ہے لفظ بلفظ پوری ہو گئی ہے۔ اور یہی زمانہ ہے جب وہ امام مبعوث ہوگا جو انہیں اس طوفان سے صحیح و سلامت نکال کر ساحل پر لگائے گا۔ جس کو اس پہلو سے کہ وہ امت محمدیہ کا ایک فرد ہوگا الامام المہدی کہا جائے گا۔ اور اس پہلو سے کہ وہ فتنہ نصرانیت کو ختم کرے گا۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے نام پر مسیح موعود کہا جائے گا:

---

# امتحان مولوی فاضل کا چوتھا پرچہ

امسال مولوی فاضل کے امتحان کے چوتھے پرچہ کے دونوں حصوں میں ممتحن نے متنازعہ امور پر بعض سوالات بھی شامل کئے ہیں۔ ایک ایسے ملک میں جہاں مختلف فرقے موجود ہوں۔ اور ابھی حال ہی میں جہاں ایسے متنازعہ مسائل کی بناء پر فسادات بھی ہو چکے ہوں ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ ممتحن کو ایسے سوالات پرچہ امتحان میں شامل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ سوائے اس کے کہ اس کی نیت ملک میں فتنہ و فساد کو ہوا دینا ہو۔ اور یا پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح پرچہ دیکھنے والا طلباء کے عقائد معلوم کر کے ان سے مختلف سلوک کرے گا۔

ہم ممتحن کی اس فتنہ انگیز جسارت کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں۔ اور توقع رکھتے ہیں کہ یونیورسٹی اور حکومت اس کے خلاف مناسب کارروائی کریگی:

---

# دورِ اوّل کے السابقون الاولون کی قربانیوں کی طرح یادگار

## انیس سالہ فہرست قریب نصف بن چکی

## حضور کا ارشاد ہے کہ کسی کا نام فہرست سے رہ نہ جائے

### بقایا دار فوری توجہ فرمائیں

دور اول کے سابقون الاولون کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن کے انیس سال کا حساب بنایا جا رہا ہے۔ اور جن کے انیس سال ادا ہیں۔ ان کا نام فہرست میں لکھا جا رہا ہے۔ اور جن کے ذمہ کچھ بقایا ہے۔ ان کو لکھا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنا بقایا ادا کر کے اپنا نام فہرست میں لکھوا لیں۔ چونکہ فہرست میں نام ان کا ہی آ سکتا ہے۔ جن کے انیس سال ادا ہوں۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

> "اس میں ان سب لوگوں کے نام لکھے جائیں جنہوں نے اشاعتِ اسلام میں مدد دی۔ اور پھر وہ رقم بتائی جائے۔ جو انہوں نے تحریکاتِ جدید کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے دی"

نصف کے قریب فہرست بن چکی ہے۔ اگر آپ نے اپنے بقایا کے جلد تر ادا کرنے کی طرف توجہ نہ کی۔ اور نہ اس بارہ میں دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے معاملہ طے کیا۔ تو ظاہر ہے کہ آپ کا نام فہرست سے کٹ جائے گا۔ اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ انیس سال پورے ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں:

(وکیل المال تحریک جدید)

# اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مسیح کی آمد ثانی کا تصوّر

محمد شفیع اشرف

(۲)

## آخری زمانہ کے فتنوں کی کچھ تفصیل

حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"لیاتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منهم من اتی امه علانیة لکان فی امتی من یصنع ذالک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة و تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلهم فی النار الا واحده"

(ترمذی جلد دوم باب ماجاء فی افتراق هذه الامة)

یعنے امت محمدیہ پر بنی اسرائیل کی طرح ایک سخت گمراہی اور ظلمت کا زمانہ آئے گا جتی کہ اگر بنی اسرائیل میں سے کسی شخص نے علانیہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہوگا۔ تو اس امت میں بھی ایسا کرنے والے ضرور ہوں گے۔ اور بنی اسرائیل تو بہتر فرقوں میں منقسم ہوگئے تھے۔ امت محمدیہ ان سے بھی بڑھ کر تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ اور ان میں سوائے ایک کے باقی سب وہ ہونگے جو دوزخ میں جائیں گے۔

صحیح بخاری کتاب الفتن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینهما مقتلة عظیمة دعوتهما واحدة وحتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول اللہ وحتی یقبض العلم و تکثر الزلازل و یتقارب الزمان و تظهر الفتن و یکثر الهرج وهو القتل حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یهم رب المال من یقبل صدقته وحتی یعرضه فیقول الذی یعرضه علیه لا ارب لی به وحتی یتطاول الناس فی البنیان و حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکانه وحتی تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت ورآها الناس آمنوا اجمعون فذالک حین لا ینفع نفساً ایمانها لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانها خیراً ولتقومن الساعة وقد نشر الرجلان ثوبهما بینهما فلا یتبایعانه ولا یطویانه ولتقومن الساعة وهو یلیط حوضه فلا یسقی فیه ولتقومن الساعة وقد رفع اکلته الی فیه فلا یطعمها

یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت نہیں آئے گی۔ یہاں تک کہ دو عظیم الشان گروہ آپس میں لڑ پڑیں گے۔ اور بہت سخت ان میں لڑائی ہوگی۔ دعوے ان دونوں کا ایک ہوگا۔ جتے کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال پیدا ہوں گے۔ اور ہر ایک ان میں سے یہ کہے گا۔ کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ اور زلزلوں کی کثرت ہوگی۔ اور زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہوگا اور فتنے ظاہر ہوں گے۔ خونریزی کی کثرت ہوگی اور مال کی تم میں اس قدر فراوانی ہوگی۔ کہ وہ دریا کے پانی کی طرح بہ نکلے گا۔ جتے کہ مال والا یہ چاہے گا کہ کوئی اس کے صدقہ کو قبول کرے اور جب کسی کے سامنے اسے پیش کرے گا تو وہ یہ کہے گا۔ کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اور یہاں تک کہ لوگ مکانوں پر فخر کریں گے۔ اور یہ حالت یہاں تک ہوگی کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں اس جگہ قبر میں ہوتا۔ پھر آفتاب مغرب کی جانب سے طلوع کرے گا۔ اور جب وہ ایسا طلوع کرے گا۔ تو لوگ اسکو دیکھ کر سب ایمان لے آئیں گے مگر وہ وقت ایسا ہوگا کہ اس وقت کسی نفس کو جو پہلے ایمان نہ رکھتا تھا۔ یا حالت ایمان میں جس نے کوئی نیکی نہ کی تھی ایمان لانا نفع مند نہیں ہوگا۔ اور قیامت ایسی جلدی آجائے گی کہ دو آدمیوں نے خرید و فروخت کے لئے اپنے آگے کپڑا پھیلایا ہوگا اور وہ اسکو خرید و فروخت کر سکیں گے۔ اور کپڑا نہ لپیٹ سکیں گے۔ غرض قیامت ایسی جلدی آجائے گی کہ کوئی شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلا ہوگا لیکن وہ اسکو پی نہ سکے گا۔ اور بعض اپنے جانوروں کے کھانے کے حوض کی مرمت کر رہے ہوں گے تو وہ جانوروں کو کھلا پلا نہ سکیں گے اور قیامت اتنی جلدی آجائے گی۔ کہ اگر کسی شخص نے نوالہ اٹھایا ہوگا۔ تو اسے اتنا موقعہ نہ مل سکے گا کہ وہ اس کو کھا ہی لے۔

فتنوں کے اس عالم میں قرب قیامت کے وقت آخری زمانہ میں اسلام اور مسلمانوں کی جو حالت ہوگی۔ اس کے متعلق اجمالاً ذکر آچکا ہے۔ اب ذرا کسی قدر اور تفصیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنیئے اور اندازہ لگائیے۔ کہ امت محمدیہ پر کس قدر ابتلا اور مصائب کے آنے کا ذکر کیا گیا ہے حضور فرماتے ہیں۔

"لتتبعن سنن من قبلکم شبراً بشبر و ذراعاً بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لتبعتموهم۔ قیل یا رسول اللہ الیهود والنصاری قال فمن وفی روایة یذهب الصالحون ویبقی حفالة کحفالة الشعیر والتمر لا یبالیهم اللہ بالة" وفی روایة قال رسول اللہ صلعم یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلة الی قصعتها قال قائل ومن قلة نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المهابة منکم ولیقذفن فی قلوبکم الوهن قال قائل یا رسول اللہ وما الوهن قال حب الدنیا وکراهیة الموت وفی روایة قال یکون بعدی ائمة لا یهتدون بهدی ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیهم رجال قلوبهم قلوب الشیاطین فی جثمان انس وفی روایة علماءهم شر من تحت ادیم السماء وفی روایة ویرفع العلم ویکثر الجهل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر وفی روایة تفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقة (مشکوٰة کتاب الفتن)

یعنے تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے گزری ہوئی امتوں کے قدم بقدم چلو گے بالشت بہ بالشت اور دست بدست حتے کہ اگر کوئی سابقہ قوم گوہ یا سوسمار کے سوراخ میں بھی داخل ہوئی ہوگی۔ تو تم بھی ایسا ہی کرو گے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ کیا پہلی امتوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ نہیں تو اور کون؟ اور ایک اور روائت میں آتا ہے کہ صلحا گزر جائیں گے اور صرف بھوسہ رہ جائے گا جس طرح جو یا کھجور کا بھوسہ ہوتا ہے۔ اور اللہ ایسے لوگوں کی بالکل پرواہ نہیں کرے گا۔ اور ایک روایت یوں ہے کہ قریب ہے۔ کہ تمہارے خلاف دوسری امتیں ایک دوسرے کو مدد کے لئے بلائیں۔ جسطرح کھانے والا اپنے برتن کی طرف دوسروں کو دعوت دیتا ہے۔ یعنے تم دوسروں کی خوراک بن جاؤ گے۔ اور وہ ایک دوسرے کو تم پر دعوت دیں گے۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم اس دن تھوڑے ہوں گے۔ اور اس قلت کی وجہ سے ہمارا یہ حال ہوگا فرمایا نہیں بلکہ تم اس دن کثیر ہو گے۔ لیکن تم جھاگ کی طرح ہو گے جو کہ سیلاب کے بعد ایک برساتی نالے کے کنارے پر پائی جاتی ہے۔ یعنے نہائت درجہ ردی اور غیر مفید حالت میں ہوگے اور اللہ تعالےٰ ہمارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال دے گا۔ اور تمہارے دلوں میں "وہن" ڈال دیگا۔ عرض کی گئی کہ وہن سے کیا مراد ہے تو فرمایا دنیا کی محبت اور موت کا ڈر یعنے بزدلی کی وجہ سے نیک کاموں سے رک جانا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میرے بعد ایک زمانے میں ایسے ائمہ پیدا ہوں گے جو میری ہدایت سے ہدایت نہ پائیں گے۔ اور میری سنت پر کاربند نہ ہوں گے اور میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے دل شیطانوں کے دل ہوں گے۔ گو جسم انسانوں کے سے ہوں گے۔ اور ایک روایت اسی طرح آئی ہے کہ میری امت کے علما کی یہ حالت ہوگی کہ وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ اور ایک روائت میں یوں ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت کی کثرت ہوگی۔ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی

(باقی)

# ماہِ رمضان کی برکات

از مکرم محمد سلیمان صاحب منتظم جامعۃ المبشرین ربوہ

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک روزے بھی ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں پر رمضان کے مہینہ میں فرض کئے ہیں۔ فرمایا یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ۵ اے مومنو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھا۔ (یہ روزے ہم نے اس لئے فرض کئے ہیں) تاکہ تم متقی بنو۔

روزہ کی حکمت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لعلکم تتقون کہ روزہ ہم نے اس لئے فرض کیا ہے تاکہ تم متقی بنو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ روزہ کو تقوےٰ سے کیا تعلق ہے۔ اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ متقی وہ ہے کہ جو تمام منہیات سے رک کر تمام اوامر کو بدل و جان تسلیم کرتے ہوئے ان پر پورا پورا عمل کرے۔ اور خدا کی رحمت کو جذب کرنے کا اپنے آپ کو اہل ثابت کرے۔ یہ تمام چیزیں ماہ رمضان میں روزہ دار کو حاصل ہوتی ہیں۔ چنانچہ

(۱) تمام قسم کی نافرمانیاں اور کوتاہیاں نفس امارہ کو خوش کرنے کے لئے انسان کرتا ہے۔ اور نفس انسان کو ان پر آمادہ کرتا ہے۔ لیکن اگر انسان نفس امارہ پر قابو پالے تو تمام قسم کی نافرمانیاں اس سے سرزد نہیں ہوتیں۔ مثلاً ایک غیر روزہ دار نفس کے لئے چوری بھی کرتا ہے۔ اگر موقع مل جائے تو دوسرے کا مال غصب بھی کرتا ہے اگر کوئی موقعہ مل جائے تو شراب جیسی بری چیز کے پینے سے بھی نہیں رکتا۔ لیکن روزہ دار کو معلوم ہے کہ اگر میں نے چوری کر لی تو یہ روزے کی روح کے منافی ہے۔ اس طرح وہ چوری سے ایک حد تک رک جائے گا۔ اسی طرح شراب پینے سے بھی باز رہے گا۔ اسی طرح تمام برائیاں آہستہ آہستہ اس سے دور ہوتی جائیں گی۔ اسلئے فرمایا لعلکم تتقون۔ اے لوگو روزے رکھو تاکہ متقی بن جاؤ۔ چنانچہ اس کے آگے فرمایا۔ ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل کہ اے لوگو اپنے بھائیوں کے مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ۔ گویا روزہ رکھنے سے انسان لوگوں کے ناحق مال کھانے سے رک جاتا ہے پس حرام مال سے بچنا بھی کامیابی کا ذریعہ ہے اور یہ روزہ کی برکات سے ہوا

(۲) جب انسان تمام دن کھانے پینے سے اجتناب کرے گا تو لازماً اس کے نتیجہ میں اسکی طبعی ناجائز خواہشات دب جائیں گی۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء و غلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیطن۔ کہ جب رمضان المبارک آتا ہے تو خواہشات انسانی مغلوب ہونے کی وجہ سے آسمانی دروازہ کھولے جاتے ہیں۔ اور جہنم کی طرف لے جانے والے ذرائع مسدود ہو جاتے ہیں۔ اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ کر قید کئے جاتے ہیں۔ یہاں شیطین مفرد نہیں فرمایا بلکہ اسکو جمع لاکر بتایا کہ کئی خواہشات شیطانی ہوتی ہیں۔ اور روزہ رکھنے کی وجہ سے وہ گویا زنجیروں میں جکڑ دی جاتی ہیں۔ یہ بھی رمضان کی برکت ہے۔

(۳) جب روزے دار رمضان میں بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے۔ تو اس سے کسی بھائی پر کسی قسم کا ظلم کرنے کی تحریک نہیں ہوتی۔ اسلئے نہ وہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ظلم کا جواب دیتا ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فان شتمہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرا صائم کہ اگر روزہ دار کو کوئی گالی گلوچ دے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو صائم کو چاہیئے کہ وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں میں آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا قوانین فطرت میں داخل ہے کہ جب انسان کا مدمقابل اس کے ساتھ نرمی کرے اور نیک سلوک کرے۔ تو وہ بھی کسی حد تک اس فعل سے رک جاتا ہے۔ بالآخر فساد اور بدامنی مٹتی جاتی ہے۔ تو گویا روزہ عالمگیر امن قائم کرنے کا بھی ایک ذریعہ ہے۔

(۴) روزہ رکھنے سے طبعاً ان غریب بھائیوں کا بھی خیال آتا ہے۔ جن کو پیٹ بھرنے کے لئے ایک سوکھی روٹی بھی میسر نہیں آتی۔ ان پر ترس کھاتے ہوئے صدقہ و خیرات کی توفیق ملتی ہے۔ اسلئے حدیث میں آتا ہے کہ کان اجود بالخیر من الریح المرسلۃ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں تیز آندھی کی طرح سخاوت کرتے تھے اس لئے اسلام نے رمضان کے بعد صدقۃ الفطر مقرر کیا ہے اس سے جہاں ان غریب بھائیوں کی امداد کی جاتی ہے تاکہ وہ بھی پیٹ بھر کر عید منالیں۔ وہاں یہ احساس بھی پیدا کیا جاتا ہے کہ اپنے غریب بھائیوں کی خبرگیری کرتے رہیں۔

(۵) رمضان المبارک میں نماز تراویح مقرر ہے۔ جس میں قرآن پاک سنایا جاتا ہے۔ اس سے جہاں تلاوت قرآن کریم کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وہاں اس پر عمل کرنے کی بھی توفیق ملتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو شخص بحالت ایمان ثواب کی امید کرتے ہوئے رمضان المبارک میں خدا کی عبادت کرے گا۔ اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس نے نماز تراویح میں قرآن پاک سنا اور عمل کی کوشش کی۔ اسی طرح قرآن میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ان ینتھوا یغفرلھم ما قد سلف کہ اگر وہ اپنی پہلی کرتوتوں سے باز آگئے تو ان کے گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ پس قرآنی آیت اور حدیث کو ملانے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن پاک کے سننے سے عمل کی توفیق ملتی ہے اور عمل کرنے سے انسان کی گزشتہ خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔ پس رمضان کا مہینہ انسان کے گناہوں کو دور کرنے کے لئے آتا ہے۔ اسی طرح فرمایا۔ من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھے گا۔ اس کے تمام گناہ معاف ہو جائینگے

(۶) رمضان میں انسان سحری کھانے کے لئے اٹھتا ہے۔ تو اسے ہر روز صبح اٹھنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور نماز تہجد کی توفیق ملتی ہے۔ گویا یہ مہینہ انسان کو مشق کرائی جاتی ہے۔ تاکہ صبح اٹھ کر نماز تہجد کی عادت پڑ جائے۔ جو حصول رحمت اور فضل کا ذریعہ ہے۔

(۷) رمضان المبارک میں لیلۃ القدر آتی ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ لیلۃ القدر کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ من قام لیلۃ القدر ایمانا و احتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ کہ جو شخص لیلۃ القدر میں خدا کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے اس کے بھی پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں پس ماہ رمضان کی یہ برکت ہے۔ کہ اس میں انسان کے کئی ذرائع سے گناہ معاف کئے جاتے ہیں

ایک طرف بدی کرنے کے ذرائع مسدود ہوتے ہیں۔ اور دوسری طرف پچھلے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔ یہی طریق خدا کے قرب اور رحمت حاصل کرنے کا ہے۔ اسلئے فرمایا۔ لعلکم تتقون۔ اور یہ فخر ماہ رمضان کو حاصل ہے

(۸) رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا مسنون ہے۔ جس میں انسان تمام دنیاوی تعلقات سے منقطع ہو کر خدا کے حضور حاضر ہو جاتا ہے۔ اور اپنا تن من دھن خدا کی عبادت میں لگا دیتا ہے۔ اور بجز خدا کی عبادت کے کوئی اور کام نہیں کرتا۔ اسکی فضیلت بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معتکف جب اعتکاف سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلتا ہے۔ تو وہ گناہ سے اسی طرح پاک صاف ہوتا ہے۔ جس طرح نومولود بچہ گناہ سے پاک صاف ہوتا ہے۔ یہ بھی ماہ رمضان کی برکت ہے۔

(۹) جب روزہ دار کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ دنیا کی تمام چیزوں سے الگ ہو کر خدا کے آستانہ پر دھونی رما کر بیٹھ جاتا ہے۔ اور بغیر ذکر الٰہی کے اس کا کوئی کام نہیں ہوتا۔ اور اس کی توجہ ہر وقت خدا کی طرف لگی رہتی ہے۔ تو اس وقت خدا سے جو دعا بھی کی جائے۔ وہ جلد قبول ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے روزہ کے احکام بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کہ مجھے پکارنے والا جب بھی پکارتا ہے۔ تو میں اس کی پکار کو سنکر قبول کرتا ہوں۔ رمضان المبارک قبولیت دعا کا بھی ایک مہینہ ہے۔

(۱۰) روزہ دار کا بدلہ بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان ربکم یقول کل حسنۃ بعشرۃ امثالھا الی سبع مائۃ ضعف الصوم لی وانا اجزی بہ کہ نیکی کا ثواب اس سے دس گنا زیادہ ملتا ہے یہاں تک کہ اگر اسکو خلوص نیت سے کیا جائے۔ تو سات سو گنے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ لیکن روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ ہوں گا۔

نیز روزہ رکھنے میں ایک قسم کی تشبیہ بالباری ہوتی ہے۔ یعنی جس طرح خدا تعالےٰ کھانے پینے اور دنیاوی خواہشات سے پاک ہے۔ اسی طرح انسان بھی روزہ میں چونکہ خدا کی صفت اختیار کرتا ہے۔ اسلئے فرمایا الصوم لی وانا اجزی بہ کہ چونکہ اس نے میری صفت اختیار کر لی ہے۔ اسلئے اس کا بدلہ بھی میں ہی دونگا۔

## موصی صاحبان کیلئے اعلان

حسب قاعدہ ہر موصی کو بجٹ فارم اصل آمد دفتر ہذا سے بھجوایا جا رہا ہے۔ جس کا پر کرنا ہر موصی کے لئے ضروری ہے۔ یہ فارم مالی سال کے ختم ہونے پر ان کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ پس موصی صاحبان اس فارم کو جلد سے جلد پر کر کے واپس فرمائیں۔ تاکہ ان کو سالانہ حساب بھیجا جا سکے۔ اس قاعدہ میں یہ بھی فیصلہ ہوا ہے کہ جو موصی اسکو ایک ماہ کے اندر پر کر کے نہ بھیجے۔ اسکو دوبارہ رجسٹری کر کے بھیجا جاوے۔ پھر بھی اگر ایک ماہ تک موصی اسکو پر کر کے نہ بھیجے تو اس کی وصیت منسوخ کر دی جائے ظاہر ہے کہ اگر موصی صاحبان سستی سے کام نہ لیں اور یہ فارم پر کر کے جلد واپس فرمائیں تو پھر رجسٹری کرنے کی ضرورت نہ رہے گی۔ اس سے ایک تو کام جلد ہو جائے گا۔ دوسرے انجمن کو رجسٹری کا خرچ برداشت کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی اور مالی بوجھ سے انجمن بچ جائے گی۔ امید ہے کہ موصی صاحبان جلد فارم پر کر کے واپس فرمائینگے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

# پاکستان کا قیام احرار کیلئے انتہائی مایوسی اور صدمہ کا باعث ہوا اور وہ سیاسی جماعت کی حیثیت سے ختم ہو گئے

## احرار نے قائداعظم پر الزامات لگائے۔ شیعہ سنی تنازعہ کو ہوا دینے کی کوشش کی اور ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کا مقابلہ کیا

### فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

اپنی تقریر میں احرار نہ صرف اس امر کا ذکر کرتے تھے کہ قائداعظم نے ایک پارسی خاتون سے شادی کی۔ بلکہ ان پر یہ بھی الزام لگایا کہ وہ حج کرنے نہیں گئے۔ ۱۹۴۹ء میں انہوں نے شیعہ سنی تنازعہ کو ہوا دینے کی کوشش کی۔ اور مظہر علی اظہر اور ان کے رفقاء مصطفیٰ قیصر ۱۶ نومبر کو مدح صحابہ کی تحریک شروع کرنے کے لئے لکھنؤ گئے۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں تین احرار امیدوار مسلم لیگ کے مقابلے میں کھڑے ہوئے۔ مگر انہیں شکست ہوئی۔ بعد میں مسلم لیگ نے پنجاب میں راست اقدام کی تحریک شروع کی۔ اور احرار اس سے بالکل الگ تھلگ رہے۔

### احمدیوں کی مخالفت

احرار کی ایک اہم سرگرمی کسی نہ کسی شکل میں احمدیوں کی مخالفت بھی۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ احمدیوں کے خلاف نفرت کے جذبہ نے احرار کو جنم دیا۔ مجلس احرار کے قیام کے دو سال بعد انہوں نے ایک قرارداد منظور کی۔ کہ کسی قادیانی کو کسی پبلک ادارے کا رکن منتخب نہ کیا جائے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے تقسیم ملک سے قبل قادیان خاص احمدیوں کا شہر تھا۔ ۱۹۳۴ء میں احراریوں نے قادیان میں کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ مگر چونکہ جلسے پر پابندی لگا دی گئی۔ اس لئے انہوں نے ۲۱ اکتوبر کو اس سال دیانند اینگلو ویدک ہائی سکول راجادہ میں کانفرنس منعقد کی۔ یہ جگہ قادیان سے صرف ایک میل کے فاصلہ پر تھی۔ اور یہاں کئی ہزار لوگ جلسے میں شرکت کے لئے آئے۔ اس کانفرنس میں ہر دلعزیز احراری لیڈر سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے پانچ گھنٹے تک احمدیوں کے خلاف تقریر کی۔ اور اس تقریر میں انہوں نے ایسی باتیں کیں جن کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں تھا کہ سننے والوں کے دل و دماغ میں احمدیوں کے خلاف نفرت پیدا کی جائے۔ یہ تقریر کم درجہ کی ظرافت اور گالیوں سے ملوث تھی۔ اس تقریر کی بنا پر بخاری پر مقدمہ چلا اور ہنگامہ خیز سماعت کے بعد انہیں ملزم گردانا گیا۔ اس ہنگامہ خیز سماعت سے تقریر کے مقابلہ میں زیادہ دلچسپی اور احمدیوں کے خلاف زیادہ جذبات پیدا ہوئے۔ اس وقت سے ہر قابل ذکر احراری مقرر احمدیوں اور ان کے رہنماؤں اور ان کے عقائد کے خلاف کوئی نہ کوئی بات کہتا رہا ہے۔

### احرار کی مایوسی

۱۹۴۷ء کی تقسیم اور قیام پاکستان احرار کے لئے انتہائی مایوسی کی وجہ تھی۔ کیونکہ تمام اختیارات پاکستان یا مسلم لیگ کو منتقل ہو گئے۔ اور ہندوستان یا پاکستان میں احرار کی سرگرمیوں کے لئے کوئی وجہ نہ رہی۔ نئی مسلم ریاست کا وجود ان کے لئے صدمہ تھا۔ انہیں اپنے نظریئے کے بارے میں مایوسی ہوئی۔ اور وہ سیاسی جماعت کی حیثیت سے ختم ہو گئے۔ کچھ عرصہ کے لئے وہ انتشار میں مبتلا رہے۔ اور اپنے مستقبل کے بارے میں مکمل طور پر بھٹکتے رہے۔ ان کے دو رہنما مولوی عبد المغنی ڈار اور مولانا حبیب الرحمٰن نے ہندوستان میں رہنے کا فیصلہ کیا۔ ایک اور رہنما شیخ حسام الدین کچھ عرصہ تک تذبذب میں رہے۔ اور بالآخر انہوں نے پاکستان میں آباد ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ یہاں انہوں نے ریما ہوٹل کا چارج لے لیا۔ جو ایک کانگرسی پربودھ چندر نے ان کے حوالے کیا۔ لدھیانہ کے ماسٹر تاج الدین انصاری اور مولوی محمد علی جالندھری بھی پاکستان آ گئے۔ اول الذکر سیالکوٹ میں آباد ہوئے۔ اور دوسرے ملتان چلے گئے۔ حتیٰ کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری جو گجرات کے رہنے والے ہیں مظفر گڑھ ضلع کے ایک گاؤں میں منتقل ہو گئے۔ مولانا مظہر علی اظہر نے سیاست سے علیحدگی اختیار کر لی۔ صاحبزادہ فیض الحسن ضلع سیالکوٹ کے ایک گاؤں آلو مہار میں تخلیہ کی زندگی گذارنے لگے۔ نومبر ۱۹۴۷ء میں احرار کی مجلس عاملہ کا ایک اجلاس خان گڑھ میں منعقد ہوا۔ اس جگہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری آباد ہوئے تھے۔ اس جلسے میں آئندہ پروگرام پر غور کیا گیا۔ مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ دسمبر ۱۹۴۷ء میں لاہور میں جلسہ ہوا۔ اس کا بھی یہی نتیجہ نکلا۔ یہاں تین ممکن امور یعنی جماعت احرار کو توڑنے سیاست کو چھوڑنے اور اپنی سرگرمیوں کو مذہبی امور تک محدود رکھنے اور پارٹی کو زندہ رکھنے پر غور ہوا۔ لیکن فیصلہ یہی ہوا کہ کل پاکستان مجلس احرار قائم کی جائے۔ اس کے بعد مئی ۱۹۴۸ء میں جو پہلی کانفرنس لائل پور میں منعقد ہوئی۔ اس میں احمدیوں کے بارے میں معمولی اشارات کئے گئے۔ اور پاکستان سے وفاداری کا اعلان کیا گیا۔ جون ۱۹۴۸ء میں لاہور میں منعقدہ جلسے میں پاکستان کی حمایت میں زیادہ وضاحت کے ساتھ جذبات کا اظہار کیا گیا۔ اور اس کے ساتھ یہ اشارہ کیا گیا کہ احرار مسلم لیگ میں چودھری ظفر اللہ خان اور میاں افتخار الدین جیسے لوگوں کے غیر اسلامی نظریوں کی وجہ سے شامل نہیں ہو رہے ہیں تقسیم کے بعد ان کا سب سے اہم اجتماع احرار دفاع کانفرنس کے سلسلہ میں تھا۔ جو ۱۲ سے ۱۴ جنوری ۱۹۴۹ء تک لاہور میں منعقد ہوئی جس میں انہوں نے اپنے اس فیصلہ کا اعلان کیا کہ وہ سیاسی جماعت کی حیثیت سے کام نہیں کریں گے۔ اور مستقبل میں اپنی سرگرمیاں مذہبی گروپ کی حیثیت سے جاری رکھیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ سیاسی امور میں وہ مسلم لیگ کی ہمنوائی کریں گے۔ اس کے بعد انہوں نے تبلیغ کانفرنس کے نام سے کانفرنسیں منعقد کرنا شروع کیں۔ اور اوکاڑہ، لائلپور، کھیانہ، چنیوٹ، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، پنڈ دادنخان، جہلم، شجاع آباد، بورے والا اور ملتان میں ایسی کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ پہلی بار راولپنڈی کی ایک کانفرنس میں کیا گیا۔ اور بعد میں یکم مئی ۱۹۴۹ء کو پنڈ دادنخان میں منعقدہ ایک جلسے میں اس کا اعادہ کیا گیا۔ اس کے بعد احمدیہ فرقہ کے بانی اور چودھری ظفر اللہ خان پر نکتہ چینی احراری مقرروں کا ایک باقاعدہ فیچر بن گیا۔ اور انہوں نے محسوس کرنا شروع کر دیا کہ ان کے لئے مسلم لیگ کی حمایت حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔ اور وہ مستقبل میں الگ جماعت کی حیثیت سے کام کر سکتے ہیں۔ مسلم لیگ نے بھی ان کے بارے میں دوستانہ طریقہ کار اختیار کیا۔ کیونکہ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے ایک جلسہ میں جو ۲۷ دسمبر ۱۹۴۹ء کو کراچی میں منعقد ہوا۔ احراریوں کا نام ان انیس ۱۹ جماعتوں کی اس فہرست سے خارج کر دیا۔ جن کی رکنیت مسلم لیگیوں کے لئے ممنوع کی گئی تھی۔

### دو احراری لیڈروں کی گرفتاری

احرار کو یہ محسوس کرنے میں بہت کم وقت محسوس ہوئی ہوگی۔ کہ پاکستان کے قیام سے ان کا پرانا نظریہ بے کار ہو گیا ہے۔ اور نئی سلطنت میں ان کی پچھلی سرگرمیوں کے لئے کوئی جواز موجود نہیں ہے۔ مگر احرار اس ذہنیت کے مالک نہیں ہیں۔ اور تجربہ کار مظاہرین کی طرح جیسے کہ وہ ہیں۔ انہیں اپنی ہر دلعزیزی بڑھانے کے لئے نئی تحریکوں کو چلانے کا تجربہ حاصل ہے۔ انہوں نے نئے ماحول میں اپنی سرگرمیوں کا راستہ کھول دینے کے سوال پر غور کرنا شروع کر دیا۔ ایک موجود تحریک چلانے کے درمیان صرف ایک قدم کا فرق ہے۔ اور جیسے کہ دکھایا جائے گا۔ انہوں نے اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے وہی طریقے اختیار کئے۔

قیام پاکستان کو ابھی ایک سال بھی پورا نہیں ہوا تھا۔ کہ مجلس احرار پاکستان کے سیکرٹری مخدوم شاہ بزاری ۵ جولائی ۱۹۴۸ء کو پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۵ کے تحت گرفتار کر لئے گئے۔ شہادت میں ان کی گرفتاری کے صحیح وجوہ نہیں بیان کئے گئے ہیں۔ اگرچہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کی گرفتاری کی وجہ یہ شک تھا کہ وہ خلاف قانون سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ ان کی گرفتاری کے بعد ۲۸ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اس دفعہ کے ماتحت ایک اور رہنما شیخ حسام الدین کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے طویل بیانات کے بعد ان دونوں کو رہا کر دیا گیا۔

### میجر محمود کا قتل

۱۹۴۸ء کی گرمیوں میں مرزا بشیر الدین محمود احمد کوئٹہ میں آرام کر رہے تھے۔ جب وہ وہاں مقیم تھے ایک نوجوان فوجی افسر میجر محمود جو احمدی تھے۔ کو انتہائی وحشیانہ طور پر قتل کر دیا گیا۔ مسلم ریلوے ایمپلائز ایسوسی ایشن نے ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا تھا۔ جو ۱۱ اگست ۱۹۴۸ء کی شام کو ہوا۔ چند مولویوں نے جلسے کو خطاب کیا۔ ان تقریروں کے دوران میں قادیانیوں کے کفر اور لعنت کے نتائج کا تجزیہ کیا گیا۔ ابھی یہ جلسہ جاری تھا۔ کہ میجر محمود ایک مریض کو دیکھنے کے بعد اس جگہ کے قریب سے گذرے جہاں یہ جلسہ ہو رہا تھا۔ اتفاقی طور پر ان کی موٹر کار جلسے کے قریب کھڑی ہو گئی۔ اور اس کو دوبارہ چلانے کی کوشش ناکام رہی۔ اس وقت ایک ہجوم کار کی طرف بڑھا اور میجر محمود کو کار سے نکالا گیا۔ انہوں نے بھاگنے کی کوشش کی مگر ان پر پتھر پھینکے گئے۔ اور ان کا پیچھا کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ ان کی انتڑیاں باہر نکل آئیں۔ پوسٹ مارٹم کے معائنہ کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ تیز ہتھیاروں سے انہیں کم از کم چھبیس زخم لگے۔ جن سے ان کی موت واقع ہوئی کوئی آدمی بھی اس اسلامی بہادری کے کارنامے کو ماننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اور موقعہ کے گواہ کافی تعداد میں وہاں موجود تھے۔ ان میں سے کوئی بھی ان غازیوں کی شناخت کرنے کے لئے جنہوں نے یہ بہادرانہ کام کیا تھا۔ مقابل یا تیار نہیں تھا چنانچہ ملزموں کی کوئی شناخت نہ ہو سکی۔ اور

# پاکستان کے انٹیلی جنس بیورو کی نظر میں احرار کی سرگرمیاں پاکستان کے مفاد کے خلاف تھیں

[illegible]

جب [illegible] کی اطلاع حکومت پاکستان کے انٹیلی جنس بیورو کو ملی تو اس نے اپنے خط نمبر ۱۱۰ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں جو مسٹر قربان علی خان سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈی۔ ایس۔ آئی ڈی پنجاب کو لکھا گیا۔ صوبائی حکومت کی توجہ مجلس احرار کی خفیہ سرگرمیوں کی طرف دلائی۔ جو بیورو کی نظر میں پاکستان کے مفادات کے خلاف تھیں۔ اور یہ بیان کرنے کے بعد کہ مجلس احرار کے مقتدر رہنماؤں نے اپنی تقریروں اور تحریروں میں ریاست کے ساتھ وفاداری کے جو اعلانات کئے ہیں۔ محض ہوکہ کے لئے ہیں مرکزی حکومت کی اطلاع کے لئے صوبائی حکومت کی اس بارے میں واضح رائے طلب کی۔ کہ آیا احرار کی موجودہ سرگرمیاں اس امر کی متقاضی ہیں۔ کہ اس موقع پر ان کے خلاف کوئی زبردست کارروائی کی جائے۔ اس کے جواب میں ملک حبیب اللہ نے اپنے خط ۲۲۴۵ B.B.S.S مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۸ء میں انتہائی تفصیل کے ساتھ مجلس احرار کے بارے میں پنجاب سی۔ آئی۔ ڈی کے طرز عمل کی وضاحت کی۔ اس جواب میں عبدالرحمن غازی کی اس تقریر کے حوالے دیئے گئے جو انہوں نے ۶ مئی ۱۹۴۸ء کو ضلع سیالکوٹ کے چونڈہ میں کی۔ اور اس میں انہوں نے قائداعظم مرحوم پر مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے قتل کا الزام لگایا تھا۔ اس کے ساتھ صاحبزادہ فیض الحسن کی اس تقریر سے اقتباس دیا گیا جو انہوں نے ضلع شیخوپورہ کے گاؤں بھلر میں کی تھی۔ جس میں انہوں نے بیگم لیاقت علی اور چند دوسری تعلیم یافتہ خواتین کے خلاف جو پردہ کی پابندی نہیں ہیں فحش حملے کئے تھے خط میں کہا گیا کہ مخدوم شاہ

جی اور شیخ حسام الدین کی گرفتاری سے احرار زیادہ محتاط ہو گئے ہیں۔ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ماسٹر تاج الدین انصاری پاکستان سے وفاداری کا دوبارہ اعلان کر کے حکومت کے ساتھ دست تعاون دراز کرنے کو تیار ہیں۔ اور احرار پر کڑی نگرانی رکھی جا رہی ہے۔ اور جب بھی یہ محسوس کیا گیا کہ ان کی سرگرمیاں ملک کے مفاد کے خلاف ہیں۔ انہیں بند کرنے کے لئے فوری کارروائی کی جائے گی۔ اس خط میں حکومت پنجاب کے اس نقطہ نظر کا بھی اظہار کیا گیا۔ کہ اس مرحلہ پر احرار تنظیم کو خلاف قانون قرار دینے کی انتہائی کارروائی صحیح اقدام ثابت نہیں ہوگا۔

## احرار لیڈروں کی تقریریں

ملک حبیب اللہ کے خط میں صاحبزادہ فیض الحسن کی جس تقریر کا ریکارڈ دیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ۲۷ اگست ۱۹۴۸ء کو موضع ٹھسکر میں سید امام علی کے عرس کے موقع پر انہوں نے بیگم لیاقت علی خان اور دوسری عورتوں کو جو پردہ نہیں کرتیں۔ بازاری عورتوں کے نام سے موسوم کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ مشرقی پنجاب میں ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے ایک لاکھ مسلم عورتوں کا اغوا قائداعظم کی اس خواہش کے باعث ہوا۔ کہ وہ پاکستان کے گورنر جنرل بن جائیں۔

۱۰ اگست ۱۹۵۰ء کو اسسٹنٹ ڈائرکٹر انٹیلی جنس بیورو حکومت پاکستان نے اپنے خط نمبر (۴۵) ۹/۹/۵۰ کے ذریعہ سے سپرنٹنڈنٹ پولیس (بی) سی۔ آئی۔ ڈی پنجاب کو مرزا بشیر الدین محمود احمد کا خطبہ بھیجا۔ جس میں انہوں نے اپنے پیروؤں کو اس شدید خطرے سے متنبہ کیا۔ جس سے وہ دوچار تھے۔ اس خطبہ میں احمدیہ فرقہ کے رہنما نے کہا تھا۔ کہ حکومت پنجاب کو صورت حال کی صحیح طریقہ پر اطلاع نہیں دی جا رہی ہے۔ اس فرقہ کے استیصال کے لئے بے روک پروپیگنڈا جاری ہے۔ حکومت اس پروپیگنڈے کو روکنے کے لئے کچھ نہیں کر رہی ہے۔ ان کی جانداروں کو شدید خطرہ ہے۔ اگر ضروری ہوا۔ تو انہیں اپنا دفاع کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اس خط کے جواب میں ملک حبیب اللہ نے اپنے خفیہ خط نمبر ۹۹۳۱ بی۔ ڈی۔ ایس۔ بی مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۵۰ء میں بیورو کو اطلاع دی تھی کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے خطبہ میں حوالہ بظاہر احرار کی تقریروں کی طرف ہے جو مسلم لیگ میں مجلس احرار کے ادغام کے بعد سے احمدیوں کے خلاف نفرت کی مسلسل مہم شروع کئے ہوئے ہیں۔ اور یہ کہ متعدد واقع پر حکومت کو احرار کی ان سرگرمیوں کی اطلاع دی گئی۔ تاکہ وہ کوئی کارروائی کرے۔ لیکن مسٹر انور (مشیر برائے امور قانون) نے فی الفور کارروائی کرنے سے انکار کر دیا۔ تاکہ احرار کہیں سستی شہرت حاصل نہ کرلیں۔ اور احرار لیڈر تاج الدین انصاری کو وارننگ دی گئی ہے۔ اور اس پر بھی ان کی سرگرمیوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اور گورنر کی جانب سے تازہ وارننگ کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ پہلی بار احرار کے ایک جلسہ میں منظر عام پر آیا۔ یہ جلسہ یکم مئی ۱۹۴۹ء کو پنڈ دادنخان میں منعقد ہوا تھا۔ اس کے بعد احرار کے زیر اہتمام جو پبلک جلسے منعقد ہوئے۔ ان کا موضوع کلیتہً احمدی تھے۔ اور نہ صرف احمدی فرقہ کے لیڈروں بلکہ وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان کو برا بھلا کہا۔ سیالکوٹ میں ۲۶ اور ۲۷ نومبر ۱۹۴۹ء کو احرار کی تبلیغ کانفرنس منعقد کی اور جس میں گیارہ ہزار افراد نے شرکت کی ماسٹر تاج الدین مولوی محمد حیات مولوی محمد علی جالندھری۔ شیخ حسام الدین۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اس میں تقریریں کیں۔ ان میں سے ہر ایک نے احمدیہ فرقے کے بانی اور چوہدری ظفر اللہ خان کو گالیاں دیں۔ اور اس جلسہ میں جو تقریریں کی گئیں۔ ان کا نمونہ مولوی محمد حیات کی تقریر کے ریکارڈ سے معلوم ہوگا۔ انہوں نے کہا [illegible]

[illegible]

پراسیکیوٹنگ پولیس افسر جس نے اس تقریر کا کارروائی کے لئے جائزہ لیا تھا کا یہ خیال تھا کہ یہ الفاظ محض بازاری سیاسی لیڈروں کا کاروباری سرمایہ ہیں۔ اور اس سے کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچتا۔

(باقی دیکھیں صفحہ آٹھ پر)

# احمدیوں نے سیالکوٹ میں اپنا جلسہ منعقد کیا لیکن احراریوں نے پتھر پھینک کر اسے منتشر کرنے کی کوشش کی

احرار نے اہل سنت والجماعت کے نام پر درکاں میں ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کو بعد میں جو جلسہ منعقد کیا۔ اس میں مولوی غلام اللہ خاں نے مرزا غلام احمد کو دجال کے نام سے موسوم کیا جسے انگریزوں نے اسلامی ملت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اور کہا کہ قادیانی بالخصوص چوہدری محمد ظفر اللہ خان پاکستان اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور وہ کشمیر کے بارے میں قادیان کا سودا کر رہے ہیں۔ اس تقریر کو دفعہ ۱۵۳۔ الف تعزیرات پاکستان اور پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۱ کے تحت کارروائی کے قابل بتایا گیا۔ اور مسٹر انور علی ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی آئی ڈی نے اس معاملے کو ہوم سیکرٹری کے پیش کرتے ہوئے ان سے دریافت کیا۔ کہ آیا حکومت ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جو چوہدری ظفر اللہ خاں کو برا بھلا کہہ رہے ہیں اور عوام کے ایک خاص طبقہ کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکا رہے ہیں اپنے تبصرہ میں مسٹر انور علی نے اس سمجھوتہ کی طرف بھی اشارہ کیا۔ جس کے متعلق احراری لیڈروں نے کہا تھا کہ انہوں نے یہ سمجھوتہ وزیر اعظم کے ساتھ کیا ہے اور اس کا مقصد چوہدری ظفر اللہ کو جو سیاسی طور پر خطرہ بن چکے ہیں کابینہ سے نکال دینا ہے۔ یہ معاملہ مشیر قانون کے پاس آیا۔ جس نے ایک دوسرے معاملہ میں اپنی رائے کا حوالہ دیتے ہوئے حکم دیا۔ کہ فی الحال احراری لیڈروں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

اور حکومت انتظار کرے گی۔

## تبلیغ کانفرنس

آئندہ اہم تبلیغ کانفرنس مجلس احرار کی طرف سے ۱۷ اور ۱۸ دسمبر ۱۹۴۹ء کو لائل پور میں منعقد ہوئی جس میں قریباً پانچ ہزار حاضرین کے اجتماع میں مولوی غلام غوث سرحدی قاضی احسان احمد شجاع آبادی مولوی محمد علی جالندھری شیخ حسام الدین اور ماسٹر تاج الدین انصاری نے تقریریں کیں۔ جو مسٹر انور علی کے نوٹ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۹ء کے مطابق تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۵۳۔ الف اور پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۱ کے تحت قابل اعتراض تھیں۔ مشیر برائے قانون نے اس معاملے پر ۳ جنوری ۱۹۵۰ء کو حسب ذیل رائے ظاہر کی:۔

"احمدیوں نے عوام پر اپنا اثر ڈالنے کیلئے احمدیوں کو نشانہ بنا لیا ہے۔ وہ احمدیوں کے خلاف عام مسلمان کے مذہبی جذبات سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن میری رائے میں فی الحال احرار کے خلاف کوئی کارروائی کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ کیونکہ مسلمان احمدیوں کے مسئلے میں بہت حساس ہیں اور احرار پر احمدیوں کے خلاف تقریروں کی بناء پر مقدمہ چلانے سے وہ عوام کی نظروں میں شہید بن جائیں گے۔ حالانکہ وہ اس کے مستحق نہیں ہیں۔ اسلئے میں احرار کے خلاف فی الحال کسی کارروائی کا مشورہ نہیں دیتا"

## معاملہ گورنر کو پیش کیا گیا

جب یہ معاملہ ۵ جنوری ۱۹۵۰ء کو گورنر سردار عبدالرب نشتر کو پیش کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں پہلے بھی احرار لیڈر مولوی غلام غوث سرحدی کو جو چند روز قبل مجھ سے ملاقات کے لئے آئے تھے متنبہ کر چکا ہوں کہ اگرچہ حکومت کسی کو اپنے مذہبی نظریات کا پراپیگنڈا کرنے سے نہیں روکتی۔ لیکن وہ ایسی تقریروں کو برداشت نہیں کرے گی۔ جو نقص امن پر منتج ہوں۔

احرار کی طرف سے جو تبلیغی کانفرنسیں منعقد کی جا رہی تھیں۔ اور جن میں احمدیوں کو برا بھلا کہا جا رہا تھا۔ ان کی بناء پر موخرالذکر کو بھی اپنے جلسے منعقد کرنیکا بہانہ مل گیا۔ ایسا ایک جلسہ ۱۵ جنوری ۱۹۵۰ء کو سیالکوٹ میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ اس تبلیغی کانفرنس کے جواب میں ہوا تھا۔ جو احرار نے ۱۹۴۹ء کو منعقد کی تھی۔ احراریوں نے بہر حال پتھر پھینک کر اس جلسے کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ جس کی بناء پر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ موقع پر پہونچ گئے۔ اور جب پولیس نے ہنگامہ پسندوں کو بھگا دیا۔ تو جلسہ پھر شروع ہو گیا۔ لیکن تھوڑی دیر بعد ایک بہت بڑا ہجوم تھوڑے فاصلہ پر جمع ہو گیا۔ اس نے وہاں ایک لاؤڈ سپیکر نصب کیا۔ اور ان چار ہنگامہ پسندوں کی رہائی کا مطالبہ کیا جنہیں پولیس نے گرفتار کر لیا تھا اس کے علاوہ انہوں نے ان احمدیوں کو بھی ان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔ جنہوں نے ایک غیر احمدی کو چھرا گھونپ دیا تھا۔ ملتان میں ۲۸ اور ۲۹ جنوری کو ایک تبلیغ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں متعدد مقررین نے جن میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری قاضی احسان احمد شجاع آبادی غلام نبی جانباز اور مولوی محمد علی جالندھری شامل تھے تقریریں کیں اس میں بہت بڑے ہجوم نے شرکت کی۔ اور اس موقع پر جو تقریریں کی گئیں ان میں مرزا غلام احمد کا ماسٹر تارا سنگھ سے موازنہ کیا گیا۔ اور چوہدری ظفر اللہ خاں کو مسلمانوں کا غدار قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ احمدیہ فرقہ کے بانی اور اسکے موجودہ لیڈر سے متعلق بھی فحش باتیں کہی گئیں جنرل نذیر احمد کے متعلق بھی اظہار رائے کیا گیا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ ڈپٹی کمشنر ملتان نے مسلمانوں سے مسجدیں چھین کر مرزائیوں کو دے دی ہیں جب اس واقعہ کی رپورٹ ۱۱ فروری ۱۹۵۰ء کو مشیر برائے قانون کے سامنے پیش ہوئی۔ تو انہوں نے اپنی سابقہ دلیل کو دہراتے ہوئے کہا کہ احراریوں کے خلاف وزیر خارجہ اور احمدیوں کو برا بھلا کہنے کی بناء پر کوئی کارروائی انہیں شہید بنا دے گی۔ اور انہیں عوام کی ہمدردیاں حاصل ہو جائیں گی۔ حالانکہ وہ عوام کی نظروں میں اس عزت کے مستحق نہیں ہیں۔ جب سردار عبدالرب نشتر نے ۱۲ فروری ۱۹۵۰ء کو یہ کیس دیکھا۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ اس بات کو پسند کریں گے کہ صدر مجلس احرار کو طلب کر کے مملکت کی سول اور فوجی شخصیتوں کے خلاف مہم کے نتائج پر متنبہ کیا جائے۔ آپ نے مزید لکھا کہ مذہب کے نام پر مملکت کی جڑیں کھوکھلی کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دی جائے گی۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ انہوں نے مسئلے کے اس پہلو پر قاضی احسان احمد شجاع آبادی۔ اور مولوی غلام غوث سرحدی سے بات کی ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں جو کچھ کہا گیا اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ آپنے ہدایت کی کہ احراریوں سے اب زیادہ واضح لفظوں میں بات کی جائے اور اگر مشیر برائے قانون اس میں کچھ مشکل محسوس کرتے ہیں۔ تو وہ خود ایسا کریں گے۔ چنانچہ ماسٹر تاج الدین انصاری صدر مجلس احرار کو مشیر برائے قانون نے ۲۰ فروری ۱۹۵۰ء کو طلب کیا اور چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ اور جنرل نذیر احمد ایسے اعلیٰ افسروں کے خلاف دشنام طرازیوں کے نتائج کے بارے میں متنبہ کیا۔

انہیں بتایا گیا کہ اگر انتباہ کا کوئی اثر نہ ہوا تو حکومت احرار کے خلاف شدید کارروائی پر مجبور ہو جائے گی۔ اور اس وارننگ کے نتیجہ کے بارے میں کڑی نظر رکھی جائے گی۔

## احمدیوں کی سنگساری

سرکردہ علماء نے ہمارے سامنے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ اسلام میں ارتداد کی سزا موت ہے اسلئے اگر احمدی کافر ہیں تو جو شخص احمدی بنتا ہے۔ اپنے آپ کو سزائے موت کا مستوجب قرار دیتا ہے یہ نظریہ بظاہر افغانستان میں قانون کے ایک حصہ کے طور پر نافذ ہے۔ اور متعدد افراد اپنے غیر اسلامی عقائد کی بناء پر اس سزا کے مستوجب قرار دیئے جا چکے ہیں۔ اس قانون کا تجربہ جس پہلے آدمی پر کیا گیا۔ وہ ایک شخص عبدالرحمٰن تھا جسے امیر عبدالرحمٰن خان کے زمانے میں سزائے موت دی گئی۔ دوسرا شخص عبداللطیف تھا۔ جسے حبیب اللہ خان کے عہد میں سنگسار کیا گیا۔ عبداللطیف ایک افغان باشندہ تھا۔ جو مرزا غلام احمد کے پاس کچھ عرصہ قادیان رہنے کے بعد احمدی بن چکا تھا جب وہ ۱۹۰۳ء میں افغانستان واپس آیا علماء نے اسے احمدی بننے کی بناء پر مرتد قرار دیا اور اسے سزائے موت دینے کا حکم دیا گیا۔ اسے زمین میں کمر تک زندہ گاڑ دیا گیا۔ یہی حشر ایک شخص نعمت اللہ خان کا ہوا۔ جو احمدی بننے کی بناء پر مرتد قرار دیا گیا اور اسے اگست ۱۹۲۴ء کو شیرکوٹ میں برسر عام سنگسار کیا گیا

نعمت اللہ خاں کی سزائے موت سے اسلام میں ارتداد کی سزا کے بارے میں ہندوستان میں اختلافی بحث چھڑ گئی۔ دیوبند کے ایک عالم مولانا شبیر احمد عثمانی نے اس موضوع پر "الشہاب" کے نام سے ایک پمفلٹ لکھا۔ اس دستاویز کے پہلے حصے میں اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ احمدی مرتد ہیں۔ دوسرے حصے میں اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اسلام میں ارتداد کی مناسب سزا موت ہے۔ یہ پمفلٹ قریباً ۳۰ سال تک نظر نہیں آیا۔ لیکن مارچ سن ۱۹۵۰ء سے کچھ عرصہ پہلے قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے اس کے مصنف کی جو اب شیخ الاسلام پاکستان بن چکے تھے اجازت سے کر اسے دوبارہ چھپوایا اور شائع کیا۔

احرار کی تقریروں میں اس پمفلٹ کو فتوے کی حیثیت دے کر مسلسل اس کے حوالے دیئے جاتے رہے۔ کمپنی باغ راولپنڈی میں ۱۴ سے ۱۷ اپریل ۱۹۵۰ء تک ایک پبلک جلسہ میں تقریباً ہر مقرر نے عوام سے اپیل کی کہ وہ "الشہاب" کی کاپیاں خریدیں۔ اس کی اطلاع مسٹر انور علی ڈی آئی جی کو دی گئی جنہوں نے اپنے نوٹ مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۵۰ء میں چیف سیکرٹری کی توجہ اس امکان کی طرف دلائی کہ کوئی شخص فتوے سے مشتعل ہو کر کسی احمدی کو ہلاک کر دے گا۔ (باقی)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے۔ اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔



رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲